REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

جلد ـــــ ۲۱

ایڈیٹر:۔
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔
خورشید احمد انور

ہفت روزہ
بدر
قادیان

شمارہ ـــــ ۱۰

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالکِ غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۲ محرم الحرام ۱۳۹۲ ہجری ۔ ۹ امان ۱۳۵۱ ہش ۔ ۹ مارچ ۱۹۷۲ء

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۲۹ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۳ فروری کی رپورٹ مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

قادیان ۷ امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★ــــ ہفتہ زیرِ اشاعت ۴، ۵ مارچ کو قادیان اور مضافات میں زور دار بارش ہوئی۔ سردی کی رَو عود کر آئی۔ شکر ہے ۶ مارچ کو کچھ دھوپ نکلتی رہی تاہم مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔

★ــــ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

ـــــ ✧ ـــــ

کالیکٹ (کیرلہ) میں

جلسۂ پیشوایانِ مذاہب

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

جماعتِ احمدیہ کالیکٹ کے زیرِ اہتمام مورخہ ۶ جنوری ۱۹۷۲ء بمطابق ۶ صلح ۱۳۵۱ ہش۔ بروز اتوار ٹاؤن ہال میں پیشوایانِ مذاہب کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ حال ہی میں کیرلہ کے ٹیلیچری میں ہوئے ہندو مسلم فسادات کی روشنی میں یہ جلسہ موقعہ و محل کے لحاظ سے بہت مناسب اور موزون تھا۔ اور بہت ہی اہمیت کا حامل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس جلسہ میں مختلف مذاہب و ملل سے تعلق رکھنے والے سامعین بہت کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ اور سارا ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔

منتظمین جلسہ کی طرف سے ایک قابلِ تحسین اقدام یہ کیا گیا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عالمگیر شہرت کی حامل کتاب "پیغامِ صلح" میں سے ضروری ضروری اقتباسات پر مشتمل دس صفحات کا ایک پمفلٹ بھی ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا تھا۔ نیز ٹاؤن ہال کے باہر ہی ایک خوبصورت بک سٹال بھی سجایا گیا تھا۔ جس میں سلسلہ کا ضروری لٹریچر اور کتابیں وغیرہ قیمتاً اور مفت دینے کے لئے رکھی گئی تھیں۔

اِس جلسہ میں شرکت اور تقریر کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کالیکٹ نے خاکسار کو بھی مدعو کیا تھا اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بذریعہ تار اِس سلسلہ میں ہدایت بھی موصول ہوئی تھی۔

جلسہ کا آغاز

محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرلہ کی زیرِ صدارت ٹھیک ۱/۲ ۵ بجے شام خاکسار کی تلاوتِ قرآنِ کریم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے محترم صدیق امیر علی صاحب صوبائی صدر جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ نے تعارفی تقریر فرمائی۔ آپ نے اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں اور نہ ہی اسے سیاست سے کوئی دلچسپی ہے۔ یہ ایک الٰہی جماعت ہے جس کی بنیاد اِس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس ہاتھوں قائم ہوئی ہے۔ اس لئے آپ کی آمد کے اغراض ومقاصد میں سے ایک یعنی تمام اہلِ مذاہب کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے۔ اور ایک ہی خدا اور ایک ہی پیشوا اور ایک ہی مذہب کے نیچے لے آیا جائے، کو پورا کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ اس قسم کی سعی کر رہی ہے۔

افتتاحی تقریر

اس جلسہ کی افتتاحی تقریر کیرلہ کے کثیر الاشاعت اور Leading اخبار (ماتر و بھومی) Mathru bhomi کے ایڈیٹر مسٹر اُدوے بھانو نے کی۔ آپ نے کہا کہ اس زمانہ میں اور موجودہ ماحول میں مذہبی رواداری کی اشد ضرورت ہے۔ مذہب انسان کو صحیح راستہ پر چلا کر خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کا وصال حاصل کرانے کے لئے آیا ہے۔ لیکن یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ آج کل کے زمانہ میں مذہب ہی کے نام پر قتل وغارت اور خونریزی و دیگر فسادات ہوتے ہیں۔ نہ صرف مختلف مذاہب کے پیرو کار آپس میں دست و گریبان ہیں بلکہ ایک ہی مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے بھی بعض ذیلی اختلافات کی بنیاد پر آپس میں گتھم گتھا ہیں حالانکہ یہ مذہب کا تصور نہیں۔ کوئی مذہب بھی آپس میں فتنہ و فسادات کی تلقین نہیں کرتا بلکہ دنیا کے تمام مذاہب امن و امان اور محبت و پیار ہی کی تعلیم دیتے ہیں۔

قابل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "پیغامِ صلح" میں سے بعض حوالہ جات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ دوسرے مذاہب کے پیشوایان کی عزت و احترام قائم کرنا، ان کی تعلیمات سے [illegible] ہونا۔ ان کے مقدس معبدوں کی عزت کو برقرار رکھنا، یہ ایسے اُمور ہیں جن سے مذہبی رواداری اور جس کے نتیجہ میں باہمی اخوت و محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس خوش کن اور مبارک اقدام پر جماعتِ احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہوئے موصوف نے اپنی تقریر ختم کی۔

صدارتی تقریر

محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ یہ کوئی تبلیغی جلسہ نہیں۔ اور نہ ہی مختلف مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ یا مناظرہ کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔ بلکہ مختلف مذاہب کے درمیان رواداری پیدا کرنے اور ایک دوسرے کو قریب سے جاننے اور پیشوایانِ مذاہب کی تعلیمات کو معلوم کرنے کے لئے ایک ذریعہ کے طور پر اس جلسہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس قسم کا جلسہ جماعتِ احمدیہ پچھلے چالیس سال سے منعقد کرتی چلی آرہی ہے۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ اقوامِ عالم کے درمیان دنیا میں جہاں جہاں جماعتِ احمدیہ قائم ہے یہ جلسہ منعقد ہوتا رہتا ہے۔

مہاتما بدھ

مسٹر ایم۔ جی۔ ایس۔ نارائن نے حضرت مہاتما گوتم بدھ کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے بطور تمہید بیان فرمایا کہ ہندوستان کا آخری سِرا کنیا کماری (Cape Commorin) تین مختلف سمندروں یعنی بحیرہ عرب، خلیج بنگال اور بحرِ ہند کا سنگم ہے یعنی یہ تینوں سمندر یہاں مل جاتے ہیں لیکن اس مقام پر کھڑے ہو کر جو بھی دیکھتا ہے اسے ایک ہی سمندر اور ایک ہی قسم کا پانی نظر آتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ

(باقی دیکھئے صـ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پ[illegible] قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ ر امان ۱۳۵۱ ہش

مادی ماحول میں خالص رُوحانی اجتماع

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا ۸۰ واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۰-۲۱-۲۲ ر فروری (تبلیغ) کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ اس روحانی اجتماع میں شمولیت کی خاطر ملک کے دُور دراز علاقوں سے آنے والے آئے۔ حسب توفیق مقاماتِ مقدسہ قادیان میں قیام پذیر رہے۔ اس مبارک بستی کے روحانی ماحول میں چند روز گزارے۔ ایمانوں میں جلا اور تازگی پیدا کرکے آئندہ سال پھر آنے کا عزم کرکے اپنے اپنے وطن لوٹ گئے۔

جلسہ سالانہ کے اس مبارک سفر کے لئے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جامع دعائیں فرمائی ہیں، ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ ہر آنے والا اپنے اپنے خلوص و محبت کے مطابق اِن دعاؤں سے حصہ دار بنتا ہے۔ جلسہ سالانہ کا ایک ہی سفر بے شمار برکتوں کو سمیٹ لیتا ہے۔

دُنیا کے موجودہ مادی ماحول میں اپنے کاروبار کو چھوڑ کر اعزّہ و اقرباء سے جُدا ہو کر سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اپنی گرہ سے سینکڑوں روپے اخراجاتِ سفر پر خرچ کرکے ہر سال ہی مرکزِ سلسلہ میں چلے آنا بجائے خود ایمان کی پختگی اور اخلاص کی بیّن علامت ہے لیکن جو بھی آجاتا ہے وہ رُوحانی پہلو سے کسی طور پر بھی خسارے میں نہیں رہتا بلکہ گنتی کے اِن چند روز میں الٰہی فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں کی جھولیاں بھر کے لے جاتا ہے۔ ان ایام میں قادیان کے اندر قیام کی لذّت محسوس تو کی جاتی ہے مگر اس کی کیفیت الفاظ میں بیان کی جانی ممکن نہیں۔ صاحب حال ہی اس کی لذت و حقیقت کو پُورے طور پر جانتا اور ایک سفر کے بعد دوسرے کے لئے اپنے دل میں پہلے سے زیادہ جذبۂ اشتیاق موجزن پاتا ہے۔

حقیقت سے پُر یہ روحانی صورت ہی تو ہے جس کے سبب ایسے بیسیوں افراد بھی مرکزِ سلسلہ قادیان کے جلسہ میں چلے آتے ہیں جو اُردو سے ناواقف ہونے کے سبب جلسہ میں کی جانے والی اُردو تقاریر کو خاطر خواہ طور پر سمجھ نہیں سکتے۔ مگر وہ جانتے ہیں قادیان میں تقاریر کو سُننا ہی جلسہ سالانہ نہیں بلکہ تقاریر کے سوا بھی تو انواع و اقسام کے رُوحانی اور علمی استفادہ کے مواقع انہیں میسّر آجاتے ہیں۔ جو اس مبارک مقام کے علاوہ اور کسی دوسری جگہ حاصل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے علاقہ کے تمدن اور آب و ہوا سے اختلاف کے باوجود زبان سے ناواقف ہوتے ہوئے جس چیز کے حصول کے لئے وہ اس جگہ پہنچتے ہیں بلاشک وہ انہیں مل جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ عشاق اِن مقاماتِ مقدسہ کی فضاؤں میں اپنے محبوب کی خوشبوؤں کو رچی بسی پاتے ہیں۔ مرکزی مساجد میں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ "بیت الدعا" میں نوافل اور ذکرِ الٰہی سے دن رات اپنی روحوں کو صیقل کرتے اور بارگاہِ الٰہی سے وہ کچھ مانگ لیتے ہیں جس کے حصول کے لئے انہوں نے یہ لمبا سفر کیا۔

اِس سال قادیان کا جلسہ سالانہ معمول کی تاریخوں سے دو ماہ تاخیر سے انعقاد پذیر ہوا۔ عام قیاس یہ تھا کہ ان دنوں میں سردی کا زور نسبتاً ٹوٹ گیا ہوگا۔ اور مقابلۃً موسم خوشگوار ہو جائے گا۔ لیکن اواخرِ جنوری میں بارشوں کا سلسلہ کچھ ایسا چل پڑا کہ اس کے ساتھ ژالہ باری اور سخت سردی کی لہر نے سردی کی شدّت کو بڑھا دیا۔ اس سے اندیشہ ہونے لگا کہ مبادا جلسہ کے ایام میں ہمارے وہ بھائی جو ایسے علاقوں سے تشریف لاتے ہیں جہاں پنجاب جیسی سخت سردی نہیں پڑتی، اِس جگہ کی سردی کے عادی نہ ہونے کے سبب تکلیف اٹھائیں۔ خدا کا بڑا فضل یہ ہوا کہ باوجود سخت سردی کی لہر کے جوں جوں جلسہ کے مقررہ دن قریب آتے گئے۔ ایک ہفتہ قبل سے دھوپ خوب چمکنے لگی۔ حتیٰ کہ جلسہ کے تینوں روز تو دن کے اوقات بہت ہی خوشگوار ہو گئے۔ اور راتیں چاند کی چاندنی میں نہائی ہوئیں بڑی ہی سہاؤنی گزریں۔

ایک ہفتہ قبل جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں جلسہ کے اجلاسات کے تقریری پروگرام کی آخری تشکیل کی جانے لگی تو حسب سابق مسجد اقصیٰ میں شبینہ اجلاسات کے بارے میں تردّد رہا کہ شدّت کی سردی کے سبب احباب مسجد کے اندر پورے وقت کے لئے بیٹھ سکیں گے بھی یا نہیں؟ یہی وجہ ہے کہ پہلے تو صرف پہلے روز کے شبینہ اجلاس کا پروگرام باضابطہ طریق پر وضع کیا گیا لیکن یہ سراسر خدائی فضل اور اس کے پیارے مسیح کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف پہلے روز شبینہ اجلاس ہوا بلکہ دوسرے دونوں روز بھی ایسے جم کر اجلاسات ہوئے کہ لطف ہی آجاتا رہا —!! کچھ موسم میں تبدیلی آگئی تھی مگر زیادہ احباب جماعت کی ایمانی حرارت اور جذبہ خلوص و محبت نے محفلوں کو خوب ہی بارونق اور روحانیت سے پُر بنا دیا۔

نماز مغرب و عشاء کے جمع ہونے کے بعد رات کے اجتماعی کھانے سے فارغ ہوتے ہی محبت و اخلاص کے پیکر جماعت کے مرد اور خواتین جوق در جوق مسجد اقصیٰ کی طرف شبینہ اجلاس میں شرکت کے لئے چل پڑتے۔ اور جلسہ کی کارروائی ایسی دلچسپی سے سُنتے کہ جو کوئی مسجد میں داخل ہوا وہ اسی وقت لوٹا جب صدرِ جلسہ نے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا اور سب کو جانے کی اجازت بخشی۔ اس طرح سب کا آخر وقت تک دلجمعی سے بیٹھے رہنا اور جملہ تقاریر کو سُنتے رہنا جلسہ کی کامیابی کا زندہ ثبوت ہے۔

یہی حال دن کے وقت اجلاسات کا مشاہدہ کیا جاتا رہا۔ احمدی احباب کے علاوہ دُور دراز سے غیر از جماعت دوست بھی تحقیق و مطالعہ کے لئے تشریف لائے تھے۔ پھر مقامی غیر مسلم دوست بھی کافی تعداد میں روزانہ ہی تشریف لاتے رہے۔ اور دیر تک دلچسپی کے ساتھ تقاریر سُنتے رہے ویسے مقامی دوستوں کے علاوہ مضافاتِ قادیان سے بھی خاصی تعداد شریکِ جلسہ ہوتی رہی۔ آخری دن آل انڈیا ریڈیو جالندھر کے نمائندے بھی تشریف لائے اور اس اجلاس کی تقاریر ریکارڈ کرتے رہے۔

ماسوا اس کے جلسہ کا پہلا دن چونکہ اتوار کا دن تھا جبکہ تمام کاروباری ادارے و دکانیں بند ہوتی ہیں اور سرکاری دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے اس لئے بیرونجات کے غیر مسلم آفیسرز اور کالجوں کے پروفیسر صاحبان اور طلبہ بھی شریک ہوئے۔ اس روز کی علمی اور روحانی تقاریر کو دلچسپی سے سُنتے رہے۔ اجلاس کے ختم ہو جانے پر مقامی اور بیرونجات سے تشریف لانے والے چالیس پچاس غیر مسلم مہمانوں نے مہمان خانہ میں تیار کردہ جماعت کی طرف سے دوپہر کے کھانے کی دعوت کو قبول فرمایا۔ اس طرح جسمانی غذا کے ساتھ ساتھ ان سے روحانی غذا کا سلسلہ مزید کچھ وقت کے لئے چلتا رہا۔

جلسہ کے ایام بڑے ہی پُر کیف اور پرسکون گزرے۔ نہ شور نہ شر۔ نہ کھیل نہ تماشہ۔ یہ جلسہ ہر قسم کے ایسے لغو مشاغل سے یکسر پاک ہونے کے سبب خالص روحانی ماحول کا آئینہ دار ہوتا ہے ہر طرف محبت و الفت میں ڈوبے ہوئے السلام علیکم، السلام علیکم کے رُوحانی تحفوں کے ساتھ ساتھ مصافحے اور معانقے اور ایک دوسرے کو دعاؤں کی درخواستیں —!!

اللہ اکبر! جلسہ میں شریک بلاشبہ عام انسان نہیں تھے بلکہ چلتے پھرتے فرشتے تھے یا عطر بیز روحانی فضاؤں میں پرواز کرنے والے روحانی طیور، جو کچھ وقت کے لئے ایک جگہ جمع ہوئے خالص روحانیت کا دانہ دُنکا چننے لگے !!

باوجودیکہ امسال ناگزیر قسم کے حالات پیش آجانے کے سبب جلسہ سالانہ مقررہ تاریخوں پر منعقد نہ ہوسکا تھا اور نئی تاریخوں کا اعلان بڑے ہی تنگ وقت میں کیا گیا۔ پھر بھی احبابِ کرام نے جس مستعدی اور فدائیت کا نمونہ دکھاتے ہوئے مختصر سے وقت میں سفر کی تیاریاں مکمل کرکے دیارِ مسیح کی طرف لپکے وہ بڑا ہی قابلِ قدر ہے۔ اندیشہ تھا کہ ایک طرف وقت کی تنگی دوسری طرف بارشوں کے سلسلے اور سخت سردی، آنے والوں کی تعداد پر اثر انداز نہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل رہا اور ایسی کوئی خاص کمی محسوس نہیں ہوئی۔ ہاں اس قدر ضرور ہوا کہ کشمیر میں سخت برفباری کے سبب پہاڑی علاقوں کا سفر دشوار ہوگیا۔ اور جو رونق ہمارے کشمیری بھائیوں کی آمد سے جلسہ کو ملا کرتی ہے وہ ضرور کم تھی۔ لیکن یہ کمی بنگلہ دیش سے آنے والے ہمارے ان نئے بھائیوں سے کافی حد تک پُوری ہوتی نظر آئی۔ یہ ایسے خوش نصیب تھے کہ ۱۹۴۷ء کی ملکی تقسیم کے بعد ان سب دوستوں کے لئے یہ پہلا موقعہ تھا جبکہ انہیں اپنے محبوب رُوحانی مرکز قادیان میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے آنے والوں کو اِن بھائیوں سے مل کر خاص قسم کا روحانی سرور حاصل ہوتا رہا۔ اور ان دوستوں کو بھی اپنے امیر محترم سمیت قادیان میں چند روز کا قیام دلی تسکین کا باعث بنا رہا۔

جیسا کہ ابھی بیان ہوا کشمیر میں سخت برفباری کے سبب پہاڑی علاقوں کا سفر دشوار ہوگیا اِس لئے ہم لوگ اِن علاقوں کے احمدی بھائیوں کی ملاقات سے محروم رہے اور وہ بھی اِس بابرکت جلسہ میں شمولیت نہ کر سکے۔ مگر چونکہ دینی معاملات کا تمام تر دار و مدار نیتوں پر ہے اور خدائے قدّوس دلوں کی کیفیت جانتا ہے۔ اس لئے جو دوست بامرِ مجبوری شریکِ جلسہ نہ ہو سکے وہ اپنی اپنی نیتوں کے مطابق خدا تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کے سفر کو بھی بابرکت کرے جو ہمّت کرکے اِس مبارک جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور ان لوگوں کو بھی اپنے فضلوں کا وارث بنائے جو دِل سے تو جلسہ میں شرکت کے خواہش مند تھے لیکن حالات کی عدمِ موافقت مانع ہوئی اور یہاں نہ پہنچ سکے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۹ پر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۳۵۱ ہش

قسط اول

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مؤلف اصحاب احمدؓ
قادیان

اس مختصر وقت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی سیرت کے بعض پہلو بیان کرنا خاکسار کے ذمہ ہے

سادگی

انبیاء اور اوتاروں کی طرح حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی عملی زندگی ایک بہترین اور قابل تقلید نمونہ تھی۔ دیکھنے والے آپ کی خوراک، پوشاک اور رہائش میں قابل رشک نرالی سادگی پاتے تھے۔ فیشن کے دلدادہ لوگوں کی طرح تکلفات میں آپ اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے ۱۸۹۳ء میں ڈپٹی عبداللہ آتھم سے حضور کا مباحثہ ہوا تھا۔ اوّلین مؤرخ احمدیت حضرت شیخ مولوی یعقوب علی صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مباحثہ کے بعد حضور واپس تشریف لائے، تو دوسرے دن کا پرچہ لکھوانے کے لئے مباحثہ کے کاغذات کو پڑھنا اور کچھ یادداشتیں رکھنا تھیں۔ قیامگاہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں حضور علیحدہ بیٹھ سکتے موسم خطرناک گرم تھا۔ اس کے باوجود آپؑ کوٹھے پر دیوار کے سایہ میں ایک معمولی چٹائی بچھا کر اس پر کام کرتے رہتے۔ اس چٹائی پر نہ کوئی دری تھی اور نہ کوئی تکیہ نہ ہی چٹائی اتنی بڑی تھی کہ اس پر آپ لیٹنا چاہیں، تو لیٹ سکیں، جب دوسرے مکان میں قیام کا انتظام ہوا تو آخری دن آپ کو بہت زیادہ شکایت بخار کی تھی ہم حضور کے پاس گئے تو آپؑ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جو اتنی چھوٹی تھی کہ آپ کے جسم کا نچلا حصہ گھٹنوں تک زمین پر تھا۔ مگر آپ نہایت بے تکلفی اور سادگی سے لیٹے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر ہمارے دل پر کیا گذری ——— میرے ساتھی نے عرض کیا کہ "یہاں کوئی دری بچھوا دی جائے" فرمایا۔ "نہیں میں سونے کی غرض سے نہیں لیٹا تھا۔ کام میں آرام سے حرج ہوتا ہے۔ اور یہ آرام کے دن نہیں ہیں۔ حضرت عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ "ہماری آنکھوں کے سامنے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ واقعہ آیا کہ حضور ایک بوریئے پر آرام فرما رہے تھے۔ جس کے نشان جسم مبارک پر پڑے ہوئے تھے دیکھ کر صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کوئی گدا بنوا کر حاضر کریں۔ فرمایا کہ مجھ کو دنیا سے کیا غرض مجھ کو دنیا سے صرف اسقدر تعلق ہے۔ جس قدر اس سوار کو اس درخت سے ہوتا ہے جس کے سایہ میں راہ میں وہ بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس کو چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا ہے"

(سیرت مسیح موعودؑ حصہ سوم مصنفہ حضرت عرفانی صاحب صفحہ ۲۰۳ و ۲۰۴ بعد)

انہی ایام کا ایک واقعہ حضرت شیخ نور احمد صاحبؓ مالک ریاض ہند پریس سناتے ہیں کہ "ایک روز حضور کے کھانا رکھنے یا پیش کرنے میں بھول ہو گئی۔ اور رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا حضور نے بعد انتظار کے بعد دریافت کیا، تو سب کو فکر ہوئی بازار بھی بند ہو چکا تھا۔ یہ بات عرض کی گئی۔ فرمایا "اسقدر گھبراہٹ اور تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ دسترخوان میں دیکھ لو کچھ بچا ہوا ہو گا تو وہی کافی ہے۔ چنانچہ دسترخوان سے روٹیوں کے چند ٹکڑے ملے فرمایا یہی کافی ہے۔ اور وہ ٹکڑے لے کر کھا لئے"۔

(سیرت المہدی صفحہ ۲۰۷ و ۲۰۸)

حضور کی مجلس میں انتہائی سادگی ہوتی تھی۔ اور حضور احباب سے اس طرح گھل مل کر بیٹھتے تھے کہ کوئی امتیاز نہ ہوتا تھا۔ اور نئے آنے والے افراد حضور کو پہچان نہ سکتے تھے چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ "مسجد میں نئے آنے والے احباب میری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور میرے بتانے پر حضور کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ڈیرہ بابا نانک کے سفر میں راستہ میں ملاقات کے لئے لوگ آئے ان میں سے بعض حضور کو شناخت نہ کر سکے اور جناب مولوی محمد احسن صاحبؓ سے معانقہ کرنے لگے۔ اور انہوں نے اشارہ سے حضور کی طرف متوجہ کیا۔

(سیرت المہدی صفحہ ۳۰۵ و ۳۰۶)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی جو ایک گدی نشین خاندان کے فرد تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضورؑ کے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ امرتسر گئے ہوئے تھے حضور کی اجازت سے میں رات کو حضورؑ کی خدمت میں بیٹھنے کے لئے حاضر ہوا۔ پہلے حضورؑ دعائیں اور پھر قرآن مجید پڑھتے رہے بعدہٗ حضور مسجد کے فرش پر ہی جس پر کچھ بھی بچھا ہوا نہیں تھا لیٹ گئے۔ اور فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں ہمیں بغیر چارپائی کے نیند نہیں آتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نیند بھی خوب آتی ہے اور ہاضمہ میں بھی کوئی فتور نہیں ہوتا۔ لیکن آپ پیر ہیں پیرزادوں کو بغیر چارپائی اور عمدہ بستر کے نیند نہیں آتی۔ میں نیچے جا کر چارپائی اور اچھا سا بستر لاتا ہوں۔ میں یہ سنکر کانپنے لگا کہ حضورؑ تین منزل نیچے جا کر بستر وغیرہ لائیں گے اور عرض کیا کہ میرے والد صاحب نے مجھے یہ عادت ڈالی ہوئی ہے۔ اور میں چھ چھ ماہ اور سال سال بھر چلہ کشی کرتا رہا ہوں۔ حضورؑ یہ سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ ہمارے احباب کو آرام طلبی نہیں چاہئیے۔ ہمارے دوست ایسے بن جائیں گویا فرشتے ہیں دنیا میں ہوں مگر نہ ہوں میں نے دیکھا کہ حضورؑ دو چار منٹ سوتے پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھنے کی آواز آتی اور پھر سو جاتے پچھلی رات جب میں اٹھا تو دیکھا کہ حضور پہلے ہی اُٹھے ہوئے ہیں۔ آہستہ آواز سے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ تاکہ میں جاگ نہ اٹھوں۔ میں اٹھا تو فرمایا میں آپ کے وضو کے لئے پانی لاتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو حضور کی خدمت کے لئے حاضر ہوا تھا۔ اور نیچے جا کر ڈھاب سے وضو کر آیا اور ہم نے نفل ادا کئے اور صبح کی نماز پڑھی"

(" " صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۸)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ ایک کرنل مباحثہ آتھم والے عرصہ میں حضور سے ملاقات کے لئے آیا۔ میں نے کہا کہ اندر جا کر ملاقات کر لو۔ میں اسے جانتا تھا وہ نہایت آزاد طبع تھا۔ اور جب وہ واپس آیا تو چشم پر آب تھا جس سے میں حیران تھا۔ اس نے کہا کہ میں حضور کے پاس پہونچا تو حضور نے مجھے بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور خود سرک گئے اپنی طرف سے بوریئے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ دراصل قریباً زمین پر ہی بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا حضور زمین پر بیٹھے ہیں۔ اور حضور سمجھ گئے کہ غالبًا میں بوریئے پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا اسلئے حضور نے اپنی پگڑی زمین پر بچھا دی۔ اور فرمایا کہ آپ یہاں بیٹھیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے آنسو نکل آئے اور میں نے عرض کیا کہ اگرچہ میں عیسائی ہو چکا ہوں۔ مگر اتنا بے ایمان نہیں ہوں کہ حضور کی پگڑی پر بیٹھ جاؤں۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں میں پگڑی ہٹا کر بوریئے پر بیٹھ گیا۔ اور میں نے اپنا حال سنانا شروع کیا کہ میں شراب بہت پیتا ہوں۔ اور دیگر گناہ بھی بہت کرتا ہوں۔ خدا رسولؐ کا نام نہیں جانتا۔ لیکن میں آپؑ کے سامنے اس وقت عیسائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں۔ مگر جو عیب لگ گئے ہیں۔ ان کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا استغفار پڑھا کرو۔ اور پنجگانہ نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ میں حضور کے پاس بیٹھا رہا میری حالت دگرگوں ہوتی رہی اور میں روتا رہا اور ایسی حالت میں اقرار کر کے کہ میں استغفار اور نماز ضرور پڑھا کروں گا آپؑ کی اجازت سے کر آگیا۔ وہ اثر میرے دل میں ابد تک ہے"۔

اصحاب احمد جلد چہارم طبع دوم
صفحہ ۸۷ و صفحہ ۸۸

خدام سے سلوک

آجکل بعض ممالک میں خاص طور پر آقا اور تنخواہ دار ملازموں اور خدام کے تعلقات میں کشیدگی واقع ہوئی ہے۔ آقا اور مالک سمجھتے ہیں کہ ہم جسقدر معاوضہ دیتے ہیں اس کی وجہ سے خادموں اور نوکروں کی روح تک ہماری غلام بن جانی چاہئیے۔ آقا ان کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے اور وہ اپنے آقا کا کسی طرح احسان نہیں مانتے اور یہ کشیدگی روز بروز بڑھ کر ہڑتالوں اور لاک آؤٹ کا موجب بنتی ہے۔ ابھی ان دنوں برطانیہ میں کوئلہ کی کان میں کام کرنے والے لوگوں کی ہڑتال نے کئی کروڑ افراد کو بے کار اور ملک کو ہولناک اقتصادی تباہی سے دوچار کر دیا ہے۔

حضرت مرزا صاحبؑ کو ہمیشہ خادم اور نوکر چاکر میسر رہے۔ لیکن آپ کا ان سے بھائیوں کا سا سلوک تھا ملازموں کا مل جانا اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتے تھے۔ اور اس کے شکریہ کے طور پر ان سے اخلاق اور محبت سے پیش آتے تھے۔ اُن کے چھوٹے چھوٹے کام کی قدر فرماتے۔ ہر ایک کا عزت سے نام لیتے تھے۔ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ ۲۵۔۲۶ سال آپ کی خدمت میں رہے۔ ان کا بیان تھا کہ میں نے تو حضرت مرزا صاحب ایسا آدمی کبھی دیکھا ہی نہیں۔ مجھے ساری عمر میں کبھی حضور نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے مخاطب کیا بلکہ میں بڑا ہی سست تھا اور اکثر آپ کے ارشادات کی تکمیل میں دیر بھی کر دیا کرتا تھا۔ اس کے باوجود آپ مجھے ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔ (جہاں گویا زیادہ چوکسی کی ضرورت ہوتی تھی۔)

(باقی آئندہ ملاحظہ فرمائیں)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار بدر
کو خود خرید کر پڑھے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں حالاتِ حاضرہ سے متعلق

تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۲ء

محترم صدر مجلس و سامعینِ کرام! آج کے اس اجلاس میں "حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں حالاتِ حاضرہ سے متعلق" بیان کرنا میرا مقصود ہے انبیاء و مامورین کی آمد کی اصل غرض دُنیا کی جھوٹی محبتوں اور فانی چیزوں سے مُنہ موڑنے کی تعلیم دینا، اللہ تعالےٰ کی ہستی پر لذیذ ایمان پیدا کرنا اور ابنائے جنس کی بہتری اور خیر خواہی کے لئے ایثار کی قوت پیدا کرنا ہوا کرتی ہے۔ ایسے برگزیدہ لوگوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق ثابت کرنے کے لئے جہاں اور بہت سے دلائل ہوتے ہیں منجملہ اُن دلائل کے ایک اظہار امورِ غیبیہ ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:-

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ "

(سُورۃ جن: آیت ۲۶-۲۷)

یعنی اللہ تعالےٰ ہی عالم الغیب ہے اور وہ اپنے غیب پر بکثرت اطلاع صرف اپنے برگزیدہ مامورین و مرسلین ہی کو دیا کرتا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ جس شخص کے ذریعہ ایسے امورِ غیبیہ کا اظہار ہو اُس کا تعلق یقیناً عالم الغیب خدا سے ہے۔

موجودہ مادہ پرست اور سائنٹفک دَور میں دیگر اہلِ مذاہب کا تو ذکر ہی کیا خود مسلمان بھی نشان نمائی سے مایوس نظر آتے تھے جیسا کہ جلسۂ اعظم مذاہب لاہور میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کے روبرو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنا مضمون سُناتے ہوئے کہا:-

"یہ وہ وقت ہے کہ لوگ معجزہ سے ہنستے ہیں، معجزہ مانگتے ہیں، لیکن انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ امتِ محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے۔ بے شک وارثِ انبیاء ولی تھے، وہ کرامات رکھتے اور برکات رکھتے تھے۔ لیکن وہ نظر نہیں آتے، زیرِ زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گذشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے، ہم نہیں دکھا سکتے۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور صفحہ ۱۴۶)

ایسے مایوسی کے دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر زِ غلمان محمدؐ

اور فرمایا:-

"اور خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ مَیں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو اُن کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذرّیت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دئے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ثابت شدہ دعویٰ میں ہرگز مبالغہ نہیں۔ کیونکہ گزشتہ انبیاء محدود قوم و ملک کے لئے آتے رہے اور اُن کا دائرہ بھی محدود تھا، اور نشانات بھی محدود۔ لیکن فخرِ موجودات سرورِ کائنات سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم عالمگیر نبی ہیں اور آپؐ کا دائرہ شریعت تا قیامت قائم رہے گا۔ اس لحاظ سے آپؐ کے اُمتی اور آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دائرہ بھی عالمگیر حیثیت رکھتا ہے۔ اور ضروری تھا کہ اِس قدر وسیع نشانات دکھلائے بھی جاتے تاکہ موجودہ ترقی یافتہ دنیا پر جو نئی ایجادات اور جدید ترین ذرائع رسل و رسائل کے نتیجہ میں ایک شہر کی حیثیت اختیار کر چکی ہے ہر قوم و ملک کو نشان دکھلا کر اتمامِ حُجت کر دی جائے۔

چنانچہ آئیے! اُن ہزارہا نشانات میں سے بعض کو ہم حالاتِ حاضرہ کے آئینے میں دیکھیں کہ کس طرح موجودہ حالات خود کھلی ہوئی کتاب کی طرح زبانِ حال سے یہ شہادت دے رہے ہیں کہ خدا کے اُس مامور و مرسل نے آج سے اسّی سال قبل عالم الغیب خدا سے اطلاع پاکر اِنذار و تبشیر پر مشتمل جو پیشگوئیاں بیان فرمائی تھیں وہ نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

آفاتِ ارضی وسماوی

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۲۵۶-۲۵۷ پر مستقبل میں ظاہر ہونے والی آفاتِ ارضی و سماوی کے بارے میں تفصیلاً ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی ...... وہ دن نزدیک ہیں بلکہ دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اسلئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمّت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو اُن بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی .... یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے۔ مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہُوں۔ وہ واحدِ یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں وہ سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ خدا کے نوشتے پُورے ہوتے۔

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لُوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

حضور علیہ السلام کی یہ تفصیلی پیشگوئی دنیا میں ظہور پذیر ہونے والی آفاتِ ارضی وسماوی کی ایک مکمل ترین تصویر ہمارے سامنے پیش کرتی ہے جس میں ایک طرف تو ایسے زلزلوں کی خبر دی گئی ہے جو قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ دوسرے ایسی جنگوں کی عکاسی کی گئی ہے جن سے خون کی نہریں چلیں گی اور جن سے پرند وچرند بھی باہر نہ ہونگے تیسرے ایسی بلاؤں کا ذکر ہے جو مختلف بیماریوں طوفانوں اور سیلابوں وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہونے والی تھیں۔ لہذا ان تینوں شقوں کو مَیں تفصیلاً حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔

زلازل

جیسا کہ مذکورہ پیشگوئی میں قیامت خیز زلزلوں کا ذکر کیا گیا ہے علاوہ ازیں دسمبر ۱۹۰۳ء میں "زلزلہ کا ایک دھکہ" آنے کی خبر دی گئی۔ پھر یکم جون ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا:-

"سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ عَفَتِ الدِّيَارُ مَحِلُّهَا وَ مَقَامُهَا"

یعنی تمہارے لئے سلامتی ہے تم خوش رہو۔ عارضی رہائش کے مکانات بھی مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش گاہیں بھی۔

سامعینِ کرام! اِن الٰہی خبروں پر ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ۴ راپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ اور اس کے اردگرد سینکڑوں میل تک کی زمین میں زبردست زلزلہ آگیا جس میں کئی دیہات برباد ہوئے اور بیس ہزار جانوں کا نقصان ہوُا۔ حالانکہ ماہرین طبقات الارض کا خیال تھا کہ کانگڑہ کی پہاڑیاں بے ضرر ہیں۔ یہاں کسی قسم کی تباہی کا خطرہ نہیں۔ اور اِس طرح خدا کی وہ بات لفظ بلفظ پوری ہوئی کہ عارضی رہائش کے مکانات اور مستقل رہائش گاہیں بھی مٹ جائیں گی جبکہ دھرمسالہ کی چھاؤنی کی بیرکوں اور انگریزوں کی عالیشان کوٹھیوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ اور واقعی دُنیا نے قیامت کا نمونہ دیکھا۔

پھر پیشگوئی کے مطابق ۱۹۰۵ء کے بعد سے مسلسل جو زلازل کا سلسلہ جاری ہُوا ہے اگر اس کے اعداد وشمار اکٹھے کئے جائیں تو بلا مبالغہ آٹھ دس لاکھ سے بھی کہیں زیادہ اموات ہو چکی ہیں۔ جو کم از کم اندازہ ہے، مالی نقصان اس کے علاوہ ہے۔ اور ان زلزلوں میں سے بیشتر زلزلے ایسے تھے جو عاد اور

شرف انسانیت اور احترام آدمیت

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

انسان اور حیوان

انسان اور حیوان میں بڑا فرق یہی ہے کہ انسان عقل اور شعور کا مالک ہے جبکہ حیوانات اس وصف سے عاری ہیں۔ اسی امتیاز کے سبب اُسے اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ مگر بعض اوقات یہ درندوں سے بھی بڑھ کر خطرناک بن جاتا ہے۔ اُس وقت اپنی انسانی بزرگی اور شرف کو بھول جاتا ہے جو اسے خلقی طور پر ملی۔ یہ بات صرف پہلے زمانوں کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ موجودہ تہذیب و تمدن کے عروج اور سائنسی ترقی نے خود نسل انسانی کو معرض خطر میں ڈال دیا ہے۔ اور چشم زدن میں اس کے لئے ہیروشیما اور ناگاساکی سے کہیں بڑھ کر حالات پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ گویا دنیا اس وقت کُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔ یعنی بالکل تباہی و بربادی کے کنارے پر کھڑے ہونے کا نقشہ پیش کر رہی ہے۔

اس عالمی صورت حال سے قطع نظر عالم اسلام میں خود مسلمانوں کی باہمی قتل و غارت کے واقعات سب سے زیادہ افسوسناک ہیں۔ کیونکہ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے دنیا کو شرف انسانیت اور احترام آدمیت کی واضح تعلیم دی ہے اور ناحق طور پر انسانی خون کو بہت بڑا جرم اور گناہ قرار دیا ہے۔ اور نسل انسانی کو بلا لحاظ رنگ و نسل اور مذہب و ملت باقی تمام مخلوقات سے اعلیٰ اور افضل قرار دیا گیا ہے۔ فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا

(بنی اسرائیل ع ۷)

یعنی ہم نے بنی آدم کو بہت شرف بخشا اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے۔ اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے۔ اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے۔ اس میں کثیر حصہ پر ہم نے انہیں بڑی فضیلت دی ہے۔

اس لحاظ سے قرآن مجید میں انسان کامل کو مسجود ملائکہ اور مقصودِ کامل کائنات عالم قرار دیا گیا ہے۔ پھر انسان ہی وہ نوع ہے کہ جس سے صفاتِ الٰہیہ کا ظہور بدرجہ اتم ہوتا ہے۔ اس بنا پر شریعت حقہ میں اس کے شرف و منزلت اور تحفظ کا ذکر بڑی صراحت سے کیا گیا ہے۔ اور ناحق طور پر اس کے قتل کو گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ ایک انسان کو خود بھی اس امر کا حق نہیں دیا گیا کہ خود اپنی جان کو ضائع کر دے۔ فرمایا۔ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

یعنی۔ اپنے آپ کو ہلاکت کے منہ میں مت ڈالو۔

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کو حرام اور جہنمی موت قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے اس امر کو بیان فرمایا ہے کہ جو شخص ناحق طور پر کسی نفس انسانی کے قتل کا مرتکب ہوتا ہے تو در حقیقت وہ تمام نسل انسانی کے قتل کی تخم ریزی کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کی مثال کو بیان فرمایا ہے۔ کہ کس طرح ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو ظالمانہ طور پر قتل کر دیا۔ جس سے باہمی قتل اور فساد کی ریت شروع ہوئی کہ جس کا اختتام شاید خود نسل انسانی کے اختتام کے ساتھ ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

(مائدہ ع ۵)

یعنی:- اس وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر فرض کر دیا تھا کہ (وہ خیال رکھیں کہ) جو کسی شخص کو بغیر اس کے کہ اس نے قتل کیا ہو یا ملک میں فساد پھیلایا ہو قتل کر دے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور جو اسے زندہ کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔

ایک اور جگہ بنی اسرائیل کی اس خرابی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ...... فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ۔

یعنی۔ ہم نے تم سے پختہ عہد لیا تھا کہ (آپس میں) اپنے خون نہ بہاؤ گے۔ اور اپنے آپ کو (یعنی اپنے قوم کے لوگوں کو) اپنے گھروں سے نہ نکالو گے ......

پس تم میں سے جو ایسا کرتے ہیں ان کی سزا اس جہان کی زندگی میں رسوائی اٹھانے کے سوا اور کیا ہے۔ اور وہ قیامت کے دن اس سے بھی سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

گویا شریعت اسلامیہ نے اسلامی حکومت کو قصاص اور ملک میں فسادی عنصر کو ختم کرنے کے علاوہ کسی صورت میں بھی نفسِ انسانی کے قتل کی اجازت نہیں دی اور بتایا کہ ظالم اور قاتل فرد یا قوم اس دنیا میں بھی بالآخر ذلت و ادبار سے ہمکنار ہوتی ہے۔ اور اخروی زندگی میں وہ شدید ترین عذاب کی مستحق ہوگی گویا انسانی خون سے ناحق طور پر اپنے ہاتھ کو رنگنا بہت بڑی لعنت اور عذاب کا موجب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد کے متعلق واشگاف الفاظ میں فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا

(نساء ع ۱۲)

یعنی جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہوگی وہ اس میں دیر تک رہتا چلا جائے گا۔ اور اللہ اس سے ناراض ہوگا۔ اور اس پر لعنت کرے گا اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کرے گا۔

غرض اسلام نے انسانی جان کو بہت ہی قابل احترام قرار دیا ہے۔ اور کسی فرد کو بلاوجہ اور دانستہ اس کے ضیاع کو جائز قرار نہیں دیا بلکہ بہت بڑا جرم قرار دیا ہے۔ اور صرف حکومتِ وقت کو قیام امن، قصاص اور دفاعی اغراض وغیرہ کے تحت اس کی اجازت دی گئی ہے۔

قرآن کریم کی ان تعلیمات کی روشنی میں ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنے آخری اور تاریخی خطبہ میں مسلمانوں کی جان و مال کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ اِلٰى اَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا

یعنی اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال قیامت تک کے لئے حرام ہیں۔ جیسا کہ یہ دن (اس مہینہ میں) اس شہر میں تمہارے لئے حرام یعنی قابل احترام ہے۔

پھر خاص طور پر قتل و غارت کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

یعنی اے مسلمانو! میرے بعد کافر نہ بن جانا اس وجہ سے کہ تم ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہو جاؤ۔

گویا مسلمانوں کی باہم گردن زدنی ان کے کفر اور بے دینی کا فعل ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنے دین اور مذہب پر قائم رہنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ انسانی خون کو جس کو اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہے ناحق طور پر نہ بہائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ

بعصب دمًا حرامًا

یعنی ایک مومن ہمیشہ اپنے دین میں وسعت حاصل کرے گا۔ جب تک کہ ناحق خون کا مرتکب نہ ہو۔

اسی طرح حضور علیہ السلام نے ایک مسلمان کے خون۔ مال اور عزت تینوں کی حفاظت ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری قرار دی۔ چنانچہ فرماتے ہیں

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حرامٌ دمه وماله ... وعرضه۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة)

یعنی ہر مسلمان کی جان مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمانوں پر حرام ہے اسلام نہ صرف ہر مسلمان کی عزت اور مال و دولت کی حفاظت کو ضروری قرار دیتا ہے۔ بلکہ وہ حقیقی شان کی علامت ہی یہ قرار دیتا ہے کہ دوسرے افراد کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھیں اور اس سے کسی نوع کی تکلیف کسی کو نہ پہنچے حضور فرماتے ہیں۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

اسی طرح فرمایا۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ

(بخاری)

یعنی مسلمان وہ ہے کہ جس سے دوسرے مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔ اور ایک مسلمان چونکہ دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اس لئے اس پر کسی نوع کا ظلم نہ کرے۔ اور نہ ہی اسے بے مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی کی مدد کی بجائے اس پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور اپنے ہتھیار کا استعمال اس کے خلاف کرتا ہے۔ تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے

حضور نے فرمایا

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

یعنی جو ہم پر اپنے ہتھیار کو اٹھاتا ہے۔ تو ایسا شخص ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں رکھتا۔

جنگوں میں چونکہ نسلِ انسانی کا بے دریغ خون بہایا جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے صرف دفاعی اور ضروری اغراض کے تحت اس کی اجازت دی ہے۔ کسی سفلی خواہش کی وجہ سے جنگ کرنے کا جواز نہیں ہے۔ پھر حضور نے جنگوں کے متعلق جو ضابطے بیان کئے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے اسے قتل و غارت سے روک دیا گیا ہے۔ اور قرآنی حکم

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔

یعنی اللہ کے راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور کسی پر زیادتی نہ کرو ... کے مطابق جنگ صرف ان لوگوں کے خلاف کی جاتی ہے۔ جو جنگ لڑنے کے اہل ہوں۔ بقیہ آبادی کے باقی حصہ کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا:-

کسی نابالغ بچے کو نہ مارو کسی عورت کو قتل نہ کرو۔ کسی بوڑھے شخص کو نہیں مارنا اور عبادت گاہوں پر بیٹھے ہوئے الگ تھلگ لوگوں کو نہیں مارنا۔

(مسلم جلد ۲ کتاب الجہاد)

حضور علیہ السلام نے نہ صرف جنگ میں شریک نہ ہونے والوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ بلکہ درختوں وغیرہ کے کاٹنے سے بھی منع کیا ہے۔ اسی طرح دشمنوں کے مقتولوں کے مثلہ سے منع فرمایا ہے۔ تاکہ ناک، اور کان وغیرہ کاٹ کر انسانی جسم کی بےحرمتی نہ کی جائے۔

پھر اسلام نے جنگی قیدیوں کے متعلق فرمایا کہ ان کو قتل نہ کرو چنانچہ قرآنی ارشاد ہے۔

لَا تقتلوا الاسارى بل يتخير بين المن والفداء

یعنی قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے۔ بلکہ یا تو ان کو احسان کے طریق پر چھوڑ دیا جائے اور یا فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر مسلم رعایا کے قتل سے بھی منع فرمایا بلکہ ارشاد نبوی یہ ہے:-

مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

(بخاری کتاب الجہاد)

یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کے قتل کا مرتکب ہوگا۔ جو کسی معاہدہ کے نتیجہ میں اسلامی حکومت میں داخل ہو چکا ہے۔ وہ (علاوہ اس دنیا کی سزا کے) قیامت میں جنّت کی ہوا سے محروم رہے گا۔

غرض اسلامی تعلیمات کو کسی پہلو سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ دینِ اسلام دنیا میں امن و سلامتی کا علمبردار ہے۔ اور خاص طور پر دنیا میں انسانی شرف اور احترام کے قیام کا داعی ہے۔

خدا شناسی اور دُعا

(از مکرم غلام رسول صاحب اعوان)

زندگی کیا ہے؟ ---- یہ اسی وقت پتہ چلتا ہے۔ جب نصف زندگی گذر جاتی ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے۔ انسان اس دنیا میں اگر اس قدر مصروف ہو جاتا ہے۔ کہ اسے پتہ بھی نہیں لگتا کہ وہ اس دنیا میں کیوں آیا ہے اور اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ جب اسے ذرا شعور ہوتا ہے۔ وہ ادھر ادھر نظر دوڑاتا ہے، تو دیکھتا ہے کہ سب لوگ دولت کمانے میں مصروف ہیں اور جو دولت مند ہیں خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ زندگی کا مقصد دنیا کمانا اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنا ہے یہی مقصد وہ اپنے طور پر متعین کر لیتا ہے۔ اور پھر اسی راستہ پر چل پڑتا ہے۔ حالانکہ اسے چاہئے تھا کہ وہ کسی معرفت اور بصیرت رکھنے والے سے سوال کرتا کہ وہ اس دنیا میں کس لئے آیا ہے؟ تو شاید اسے صحیح سمت کی طرف نشاندہی کر دی جاتی اور شروع منزل مل جاتا۔ لیکن وہ یہی جانتا ہے کہ اسے اس دنیا سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے دیکھو جب کوئی شخص کہیں ملازمت کرتا ہے تو اسے دریافت کرنا پڑتا ہے کہ میرے فرائض کیا ہیں اور میری ذمہ داریاں کیا ہیں، میں کس کا حاکم ہوں اور کس کا محکوم۔ اس کے بعد وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو صحیح طریقہ پر بجا لاتا ہے۔ اسی طرح انسان کو اس دنیا میں آکر اپنے من سے یہی سوال کرنا چاہیئے تھا۔ کہ وہ کیوں آیا ہے؟ اور اسے کیا کرنا ہے۔ تو اسے صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ اس دنیا میں آزاد نہیں چھوڑا گیا اس پر کچھ فرائض ہیں اور کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ لیکن اسے ان کا اس وقت پتہ لگتا ہے جب اس کی نصف سے زیادہ زندگی لیکچر اور معاملہ کے ماتحت گزر جاتی ہے۔ پھر وہ حسرت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کاش میں یہ وقت ضائع نہ کرتا اور کچھ کر لیتا۔

پس بعض تو اپنی کوتاہی، نالائقی احساس ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کے ذریعہ رجوع کر لیتے ہیں بعض مایوسیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے اور بھی دور جا پڑتے ہیں۔ پس سب سے ضروری چیز انسان کے لئے خدا شناسی ہے۔ جب بندہ خود کو شناخت کر لیتا ہے کہ وہ طبعًا کتنا کمزور ہے۔ اور کتنا ضعیف واقع ہوا ہے۔ اور اسے ہر آن ایک حاجت روا کی ضرورت ہے۔ تو اسے خدا شناسی کی توفیق ملتی ہے۔ اور بامراد ہو جاتا ہے۔ پس اصلی چیز تو اللہ سے تعلق کو قائم کرنا ہے۔ جو توبہ استغفار۔ اور دعا سے قائم ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ ہلاک شدہ ہے۔ خدا تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ اس نے صاف فرما دیا ہے کہ "قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ" یعنی اگر تم مجھ سے دعا نہیں مانگو گے تو مجھے بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ پس انسان کی خوش قسمتی اسی میں ہے کہ وہ دُعا کے ذریعہ سے اپنا تعلق اپنے رب سے قائم رکھے اور اس کی امان میں آجائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

دُعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہیں آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے۔ جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے۔ وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جو خود بے ہتھیار ہے۔ اور اس پر کمزور بھی ہے۔ پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں ..... وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا۔ اور اس کی بوٹی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دُعا ہے --- یہی دعا اس کیلئے پناہ گاہ ہے اگر وہ اس میں ہر وقت لگا رہے۔

ایک اور موقع پر فرمایا

اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت رہو تمہارے گھروں میں امن رہے۔ تو مناسب ہے دعائیں بہت کرو۔ اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی رہتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرّع اختیار کرو اکیلے ہو کر خدا سے دعا کرو

کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے

پھر فرمایا:۔

"تم لوگوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہو اللہ تعالےٰ حفاظت کرے گا۔ اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے باعث سے دوسرے کی بھی حفاظت کرے گا"

پس ہر مشکل کا حل اور ہر فیض اور برکت حاصل کرنے کی چابی تو دعا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت میر ناصر نواب صاحب سے پوچھا کہ میر صاحب! احمدیت سے پہلے ہم اور آپ دونوں اہل حدیث تھے۔ آخر یہ کیا بات ہوئی کہ آپ کو حضرت مسیح موعود جیسا داماد مل گیا۔ اور آپ کی لڑکی اس عظیم مقام پر فائز ہو گئی۔ وہ کونسا غیر معمولی عمل تھا جس کے بدلے میں آپ کو اللہ تعالےٰ نے یہ فضیلت عطا کی اور آپ کی زندگی قابل رشک بن گئی۔ میر صاحب فرمانے لگے کہ مولوی صاحب بات تو کچھ نہیں صرف اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہے۔ بات یہ ہے کہ جب سے یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ میں نے کوئی نماز نہیں پڑھی جس میں یہ دعا نہ کی ہو کہ خدایا اس لڑکی کے لئے جو تیرے نزدیک سب سے زیادہ مناسب اور موزوں رشتہ ہو وہی عطا فرمانا مولوی صاحب فرمانے لگے بس بس میر صاحب میں سمجھ گیا۔ وہ دعا کا ہی تیر تھا جو نشانہ پر جا لگا۔ اور آپ کو یہ سعادت مل گئی۔ پس اصل چیز دعا ہے جسے کسی صورت میں بھی نہ بھولنا چاہیئے اس سے گوہر مقصود ملتا ہے۔ اور اس سے انسانی زندگی سنورتی ہے۔ یہ ابتلاء کے ایام ہیں اللہ تعالےٰ کا غضب بھڑکا ہوا ہے۔ وہ اپنے بندوں پر ان کی غفلت اور خود فراموشی کی وجہ سے ناراض ہے۔ اس کے غضب کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے آنسوؤں کے پانی کی ضرورت ہے۔ توبہ استغفار اور انابت الی اللہ کی ضرورت ہے یہی طریق اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے۔

استغفروا ربکم انہ کان غفارا

راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس کی رحمت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ جو کھولا جائے گا۔ کیونکہ اس نے اپنے فیضان اور رحمت کی تقسیم کا وقت رات کو رکھا ہے۔ دن کو یہ نعمت بانٹی نہیں جاتی۔

رپورٹ کارگزاری مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کشمیر

بابت ماہ صلح (جنوری) ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء

اجلاسات

مورخہ ۹ رصلح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۹ رجنوری ۱۹۷۲ء بعد نماز مغرب مسجد محلہ آسنور میں مجلس خدام الاحمدیہ کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو مکرم محمد ایوب صاحب نے کی نظم حبیب اللہ صاحب نے پڑھ کر سنائی بعد ہ مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب نے بیعت کی غرض و غایت کے موضوع پر تقریر کی اور خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کا اقتباس پڑھ کر سنایا بعد دعا یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۲۳ رصلح بروز اتوار سال رواں کا دوسرا اجلاس بھی خاکسار کی ہی زیر صدارت منعقد ہوا اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو مکرم عبد الغفار صاحب کار نے کی اس کے بعد ماسٹر عبد الحکیم نے عہد دہرایا نظم مکرم نصیر احمد صاحب ڈار نے درثمین سے پڑھ کر سنائی۔ سابقہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب ڈار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کشتی نوح سے پڑھ کر سنائی آخر میں خاکسار نے تحدیثی تقریر کی اور مجلس کی از سر نو تنظیم کا اعلان کیا۔ اس کے بعد یہ بابرکت اجلاس دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔

مورخہ ۳۰ رصلح بروز اتوار سال رواں کا تیسرا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مطیع اللہ صاحب لون نے کی اس کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا نظم مکرم غلام حسن بیگ نے پڑھ کر سنائی سابقہ رپورٹ پیش کی گئی۔ مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی آخر میں خاکسار نے صدارتی خطاب کیا اور اجلاس بعد دعا برخاست ہوا

اجلاسات اطفال الاحمدیہ

ماہ رواں میں مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام خاکسار کی نگرانی میں علی الترتیب ۸ر-۱۵ر-۲۲ر-۲۹ رصلح کو چار اجلاسات منعقد ہوئے۔

شعبہ وقار عمل

مورخہ ۱۰ رصلح کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام دفتر مجلس میں وقار عمل ہوا جس میں خدام کے علاوہ اطفال احمدیہ بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

مورخہ ۱۴ رصلح کو ناظم صاحب وقار عمل کے زیر نگرانی مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا مشترکہ وقار عمل ہوا۔ سڑکوں سے برف وغیرہ ہٹائی گئی۔ مسجد کی نچلی منزل میں عورتوں کے لئے نماز عید کا بندوبست کیا گیا۔ اور دوسری منزل کی صفائی وغیرہ کر کے گھاس بچھائی گئی جہاں مردوں کے لئے نماز عید کا انتظام کیا گیا۔ پھر تمام خدام اور اطفال ظہر کی نماز ادا کر کے مسجد کے تالاب کے لئے پانی لائے مسجد کی چھت سے برف اتاری گئی۔ عہد دہرایا گیا اور نماز عصر ادا کر کے تمام خدام اور اطفال اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے آمین

دفتر خدام الاحمدیہ کا قیام

مکرم قائد صاحب اور ماسٹر عبد الحکیم صاحب کی کوشش سے الحمد للہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قائم کیا گیا۔ جو اب پوری مستعدی سے کام کر رہا ہے

لائبریری کا قیام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے دفتر میں ایک بڑی لائبریری بھی رکھی گئی ہے۔ جس میں تقریباً ۲۰۰ کتابیں موجود ہیں۔ دفتر میں ایک لٹریچر بکڈپو بھی قائم کی گئی ہے۔ جہاں سے مفت لٹریچر حاصل کیا جا سکے گا۔ دفتر میں باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ دفتر کے باہر ایک سائن بورڈ بھی لگایا گیا ہے۔

ترغیبی انعام

اس ماہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اطفال میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ایک انعام رکھا گیا جو عزیز محمد الیاس لون نے بڑے اچھے رنگ میں تلاوت ادا کرنے پر حاصل کیا۔ آئندہ انعامات کے لئے طے ہوا کہ ماہوار رپورٹ دیکھ کر دو ماہ تک میں فرسٹ، سیکنڈ، تھرڈ آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ
آسنور کشمیر

ہستی نے دی تھی جس کے قبضۂ قدرت
تصرف میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے!

بقیہ صفحہ نمبر ۴

ثمود کی تباہی کی داستان دہرا رہے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ تباہ کن تھے۔ جیسا کہ حضورؑ نے فرمایا تھا کہ

"لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے"

چنانچہ ۵ رجنوری ۱۹۳۴ء کو بہار میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا اس کے بارے میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر نے اپنی اشاعت ۹ رفروری ۱۹۳۴ء میں لکھا:۔

"یقین ہے کہ بعد ختم رسالت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام اگر نبوت جاری رہتی تو جدید نبی پر جو کتاب آتی اس میں حادثہ عاد و ثمود اور فرعونیوں کی تباہی کے ذکر کے ساتھ ہی صوبہ بہار کے زلزلہ زدہ مقامات کا ذکر بھی ضرور ہوتا۔ یعنی بتایا جاتا کہ عادیوں اور ثمودیوں کے عذاب سے زیادہ عذاب ان مقامات پر آیا"۔

وَالْحَقُّ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ۔

حضرات! ماہرین طبقات الارض کا اندازہ ہے کہ ہر سال چودہ ہزار افراد زلزلوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ۱۹۷۰ء کے پیرو (چلی) میں آنے والے زلزلے سے لے کر ۱۹۰۵ء تک کے زلزلوں کا آپ شمار کیجئے تو بلا مبالغہ آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس عرصہ میں زلازل کی وجہ سے جس قدر جانی و مالی نقصان ہوا ہے اس قدر نقصان کسی پہلے زمانے میں تین سو سال کے زلزلے ملا کر بھی نہیں ہوا۔ اور یہ اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو پیش از وقت زلازل کی اطلاع ایسی علیم و خبیر

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

(بقیہ صفحہ اوّل)

پانی اور سمندر ایک ہی ہوتا ہے لیکن لوگوں نے اور مختلف قطعۂ زمین میں رہنے والوں نے اس سمندر کے مختلف نام رکھے ہیں۔

اسی طرح مذہب کی بنیادی تعلیم ایک ہی ہوتی ہے۔ لیکن لوگوں نے اس کے مختلف نام رکھے ہیں مذاہب کے ظاہری لباسوں کے اندر جو روح کارفرما ہے وہ ایک ہے۔ اس تمہید کے بعد شری بدھ مہاتما کا جیون چرتر اور تعلیمات اختصار سے بیان کئے۔

شری کرشن

مکرم ایچ عبدالرحیم صاحب سابق ایڈیٹر ستیہ دوتن نے حضرت شری کرشن جی مہاراج کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو مذاہب کی منڈی کہا جاتا ہے۔ ہمارے اس پیارے ملک کو کئی بانیان مذاہب کے وجودوں سے فیض حاصل ہوا ہے۔ حضرت شری کرشن جی کی پیدائش سرزمین بھارت میں ہوئی۔ اور حضرت یسوع مسیح کا مبارک جسم اس سرزمین میں مدفون ہے۔ آخری زمانے کے اوتار حضرت کرشن ثانی مسیح موعود کی پیدائش سے بھی ہمارے ملک کو تقدیس حاصل ہے۔

آپ نے حضرت کرشن جی مہاراج کی سوانح حیات اور مختلف حوالہ جات سے آپ کا مامور من اللہ ہونا ثابت کرنے کے بعد آپ کی تعلیمات میں سے بعض بیان کیں۔ آخر میں آپ نے قرآن کریم اور کرشن جی کے اپدیشوں کا موازنہ کرکے دکھایا

حضرت محمد مصطفےٰ صلعم

بانی اسلام سید ولد آدم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہاں کے ایک مشہور ایڈووکیٹ مسٹر کے جی رنگھوان نے نہایت دلنشین پیرایہ میں تقریر کی

سب سے پہلے آپ نے جماعتِ احمدیہ کے اس مبارک اقدام اور تعمیری پروگرام کو بہت سراہا اور کہا کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان اخوت و ہمدردی قائم کرنے اور بعض سمت پسندوں کی طرف سے پیدا کی جا رہی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے جماعت احمدیہ جو یہ خدمت کام بجا لاتی ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے یہ باتیں میں بلاضمنت کے طور پر نہیں۔ بلکہ نہایت خلوصِ دل سے کہہ رہا ہوں آپ نے بتایا کہ مختلف زمانوں مکانوں اور قوموں میں جتنے انبیاء اوتار رشی منی وغیرہ مبعوث ہوئے تھے۔ ان سب کی زندگی کا مطمح نظر اور ان کی تعلیمات کا نچوڑ ایک ہی رہا ہے اور وہ قیام توحید ہے۔ توحید باری کی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ وہ اخوت اور وحدت کی تعلیم بھی دیتے رہے۔

دورانِ تقریر آپ نے بعثت محمدی سے قبل عرب کی خطرناک حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضرت رسول کریمؐ کے ذریعہ جو عظیم الشان روحانی انقلاب ہوا تھا۔ اس کی تفصیل بیان کی دعویٰ نبوت سے قبل آپ کی پاکیزہ زندگی کی وجہ سے امین و صدیق کا جو لقب ملا تھا اس کا ذکر کرنے کے بعد آپؐ کی سادگی اور سادہ زندگی پر روشنی ڈالی آپ نے بتایا کہ آج سوشلزم کے نام سے کئی ازم اور تحریکیں نکل آئی ہیں۔ لیکن یہ سب سوشلزم داغدار ہیں خالص نہیں۔ لیکن آج سے ۱۴۰۰ سال قبل محمد صلعم نے خالص اور بے داغ سوشلزم ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ دولت ایک جگہ جمع کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ دولت کی صحیح تقسیم کے ذرائع آپ نے بیان فرمائے۔ اپنی تقریر کے آخر میں الحجۃ الوداع کے موقع پر بنی نوع انسان کو دیئے گئے۔ عالمگیر پیغام کا بالتفصیل ذکر فرمایا

زرتشت، کنفیوشس

ایران اور چین میں مبعوث فرمودہ ان دونوں بزرگ ہستیوں کے بارے میں ان کی آمد کے وقت کے ملکی حالات اور ان کی روح پرور تعلیمات کے بارے میں، تفصیل سے مکرم پروفیسر حمزہ صاحب ایم۔اے نے روشنی ڈالی

یسوع مسیح

یہاں کے امریکن عیسائی مشن کے انچارج ہنری سبھ اڈمن نے یسوع مسیح کے موضوع پر تقریر کی آپ یہاں ۴۲ سال سے مقیم ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس انگریز نے خالص اور شائستہ زبان میں مالایالم میں تقریر کی ایک انگریز کے منہ سے مالایالم زبان میں تقریر بڑی بھلی اور دلچسپ معلوم ہوتی تھی۔

انہوں نے کہا کہ ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ سے میرا تعلق ہے۔ اس تعلق سے ان لوگوں سے ایک قسم کی محبت پیدا ہو گئی ہے۔

بائیبل میں یسوع مسیح کے بارے میں رسول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے قرآن میں بھی رسول ہی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ باپ بیٹے کا تصور تمثیلی ہے۔ حقیقی نہیں ہے قرآن کریم میں بھی اس قسم کی تمثیلات بہت موجود ہیں۔ مثلاً ام الکتاب اور ابن السبیل وغیرہ ان الفاظ کے یقیناً یہ معنے نہیں کہ کتاب کے ماں باپ ہیں اور راستہ کے بیوی بچے ہوں آپ نے بائیبل کے مختلف حوالوں سے یسوع مسیح کی آمد کے اغراض بیان کئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پروگرام کے مطابق آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔ سب سے پہلے آپ کے متعلق کتب سابقہ اور پیشوایانِ مذاہب کی پیش خبریاں بیان کیں اس کے بعد آپ کی آمد اور دعاوی پر روشنی ڈالی اور مختلف حوالہ جات سے آپکی آمد کے زمانہ کی علامات بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ تمام علامات کماحقہ پوری ہو چکی ہیں۔

بالآخر آپ کی آخری تصنیف پیغام صلح میں بیان فرمودہ بعض ضروری امور بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان امور کی روشنی میں اگر ہم زندگی گذاریں تو ایک نہایت پر امن اور محبت والا ماحول پیدا کر سکتے ہیں۔ اور تمام فتنہ و فسادات یکسر مٹ جائیں گے چنانچہ اس کتاب کے بارے میں اخبار "فرنٹیئر میل" نے جو قیمتی رائے ظاہر کی ہے۔ وہ حوالہ پڑھ کر سنایا

لنگی سوامی!

پروگرام کے آخر میں ایک سوامی جی جن کا نام کرشن مورتی ہے۔ اور مذہبی نام آتما وچارم تھا اور لنگی سوامی کے نام سے مشہور ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار انگریزی زبان میں کیا۔

آپ نے کہا کہ آج کے اس جلسہ کی کامیابی کا سہرا جماعتِ احمدیہ کے سر ہے۔ یہ ایک قسم کا Parliament of Religions ہے۔

مجھے کئی مذاہب اور ان کی مختلف شاخوں کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا تھا چند ہی روز ہوئے مجھے اس سلسلہ کے بارے میں مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے اسے بہت ترقی یافتہ اور modern age کی تمام ضروریات کی تکمیل کرنے والی تحریک پایا ہے۔ ایک طرف جب مسلمانوں کے مختلف فرقے ایک دوسرے کو مسجد میں آنے نہیں دیتے۔ تو میں نے یہاں یہ دیکھا کہ انہوں نے باوجود اس کے کہ میں ایک ہندو ہوں اور سوامی نظر آتا ہوں، اپنی مسجد میں جگہ دی یہ لوگ پنجوقتہ نماز پڑھتے ہیں۔ باہمی اخوت محبت اور پیار کا زندہ اور صحیح نمونہ مجھے جماعتِ احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ اس لئے میں پُر زور تحریک کرتا ہوں کہ ہر مذہب و ملت کے ساتھ تعلق رکھنے والے اس سلسلہ کے بارے میں گہرا مطالعہ کریں۔

صدارتی تقریر اور شکریہ

وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے محترم صدر صاحب نے اپنی مختصر صدارتی تقریر میں بتایا کہ جب ہر مذہب کی تعلیم کی بنیاد ایک ہی ہے۔ تو پھر یہ فسادات اور رنجش کیوں ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے مختلف اہل مذاہب کو ایک دوسرے سے قریب آنے اور ایک دوسرے کی تعلیم کا مطالعہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آخر میں مکرم اے پی کنجا مو صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ نے شکریہ ادا کیا اس کے بعد یہ جلسہ نہایت کامیابی سے ½۱۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک اثرات اور دائمی نتائج پیدا فرمائے آمین

درخواست دعا

الحمدللہ کہ خاکسار نے Islamic Studies Seminary اسلامک اسٹڈیز سیمینار نیو کالج مدراس The new College Madrass کے آل انڈیا تحریری مقابلہ میں جس کا عنوان "Islam unique universal Revolution" تھا شریک ہو کر Merit اول انعام حاصل کیا ہے۔

اس وقت انڈسٹریٹ کے آخری سال میں زیر تعلیم ہوں۔ مبلغ ۱۰ روپیہ چندہ تبلیغ ہند میں ارسال کرتے ہوئے احباب جماعت سے اپنے مقاصد میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار:۔ محمد سلیم الدین ولد محمد شمس الدین احمدی حیدرآباد واسے ۔(یو پی)

مختلف مقامات پر
جلسہ ہائے یومِ مصلح موعودؓ کا انعقاد

جماعت احمدیہ بمبئی

مورخہ ۲۰ر تبلیغ ۱۳۵۱ ہش کو بعد نمازِ عصر "الحق" بلڈنگ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت نے انجام دیئے۔

جلسہ کا آغاز جناب پی۔ عبدالرزاق صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور میاں رفیق احمد صاحب ایتنی کی نظم سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم محمد سلیمان صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر کے عنوان پر، مکرم عبدالشکور صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا مقام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی نظر میں کے موضوع پر، خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ۔ عام انسان کی حیثیت سے کے زیرِ عنوان اور مکرم بشیر محمد خان صاحب نے مصلح موعودؓ کے کارناموں کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدرِ جلسہ نے خطاب کیا اور اجتماعی دُعا کروائی بعد نمازِ مغرب یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: یونس پرویز قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی۔

جماعت احمدیہ آسنور

مورخہ ۲۰ر تبلیغ (فروری) کو بعد نمازِ ظہر وعصر جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیرِ صدارت محترم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صدر موصوف نے سامعین سے خطاب کیا۔ بعدہٗ جلسہ کی کارروائی مکرم عبدالقادر صاحب بیگ کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم عبدالرشید صاحب وانی کی نظم کے ساتھ شروع ہوئی۔ مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی نے سیرت وسوانح حضرت المصلح الموعودؓ کے عنوان سے، مکرم محمد یوسف صاحب ڈار نے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت فضلِ عمرؓ میں مماثلت کے عنوان سے، مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں تعلیمی ترقی کے عنوان سے اور مکرم ملک عبدالکریم صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے کے عنوان سے تقریریں کیں۔ تقریروں کے دوران مکرم محمد ایوب صاحب نائک، مکرم عبدالستار صاحب ریشی، مکرم محمد امین صاحب نائیک، عزیز صلاح الدین صاحب ریشی اور مکرم مسعود احمد صاحب ڈار نے نظمیں پڑھیں۔

آخر میں صدرِ جلسہ نے ایک برموقعہ تقریر کی اور اجتماعی دُعا کروائی۔ بعد دُعا یہ بابرکت تقریب بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

خاکسار: ملک عبدالکریم سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ آسنور (کشمیر)

جماعت احمدیہ سکندرآباد

مورخہ ۲۰/۲/۷۲ کو بعد نمازِ عصر تا مغرب مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں جلسہ یوم مصلح موعود محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سیکرٹری مال و وصایا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے تلاوت کی۔ اس کے بعد محترم مسیح الدین الٰہ دین صاحب نے خوش الحانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نظم پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے تفصیل کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعودؓ پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم مہر دین صاحب سیکرٹری امور عامہ نے "وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں ایک جماعت سے متاثر زیرِ تبلیغ غیر احمدی دوست مکرم عبدالصمد صاحب کو تقریر کا موقع دیا گیا۔ انہوں نے ایک غیر احمدی کے سوالات کے جوابات احمدیہ نقطۂ نظر سے دیئے۔ اس کے بعد محترم مولوی عبدالرحیم صاحب بدر مولوی فاضل نے "وہ فضلِ عمر ہوگا" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار نے الفضل ۲۰ر فروری ۱۹۶۶ء سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے تبرکات بعنوان "پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق جماعت کی بھاری ذمہ داری" پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر جلسہ نے دوبارہ محترم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مضمون پر روشنی ڈالی اور جماعت کو تلقین کی کہ وہ اپنے اندر ان صفات کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اس عاجز کی تقریر سے پہلے عزیز منصور احمد صاحب ولد مسعود احمد صاحب درویش نے نظم پڑھی۔ جلسہ کے برخاست ہونے سے پیشتر محترم مولوی عبدالرحیم صاحب بدر نے اجتماعی دعا فرمائی بعد فراغت ساری جماعت میں سبز کاغذ میں لپٹے ہوئے لڈو تقسیم کئے گئے اس طرح یہ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ خاکسار: بشیر الدین الٰہ دین سیکرٹری تبلیغ وتربیت وتعلیم سکندرآباد۔

تقریبِ رخصتانہ و ولیمہ

۲۷ر تبلیغ (فروری) کو عزیزہ حلیمہ بیگم صاحبہ سلمہا دختر مکرم خان عبدالرحمٰن خان صاحب سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ بھدرواہ (علاقہ جموں) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ موصوفہ کا عقد گزشتہ سال عزیزم مجید احمد صاحب سلمہٗ پسر مکرم سیٹھ حمید احمد صاحب (مالک آٹو سروس سدی امبر بازار حیدرآباد) سے طے پایا تھا۔ بعد نمازِ عصر بارات مسجد مبارک سے خاکسار کی رہائش گاہ (مکان حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ) پر آئی جہاں محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے دیگر احباب سمیت بارات کا خیر مقدم کیا۔ عزیزان نور الاسلام صاحب بنگالی اور ظہیر احمد خادم (طلباء مدرسہ احمدیہ) نے علی الترتیب تلاوتِ قرآن مجید کی اور درثمین سے نظم پڑھی اور محترم حضرت امیر صاحب نے احباب سمیت اجتماعی دُعا فرمائی۔

دوسرے روز محترم سیٹھ حمید احمد صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ جس میں محترم حضرت امیر صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ کھانے سے فراغت پا چکنے کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔ خواتین کے لئے خاکسار کے مکان پر ہی انتظام کیا گیا تھا۔ رخصتی اور ولیمہ ہر دو مواقع پر خواتین میں محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے شمولیت اور مشوروں سے برکت بخشی۔

خوشی کے اس موقعہ پر محترم سیٹھ صاحب موصوف نے مبلغ -/۱۵ روپے اعانتِ بدر اور مبلغ -/۱۰ روپے چندہ تعمیر مساجد کے لئے دئے ہیں۔ اسی طرح مکرم خان صاحب نے بھی مبلغ -/۵ روپے اعانتِ بدر اور مبلغ دس روپے چندہ تعمیر مساجد میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھما اللہ خیرًا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔ اے
مؤلف "اصحابِ احمد" قادیان

درخواست ہائے دُعا

★ — اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار اور برادرم مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک کو علی گڑھ میں ایل۔ ایل۔ بی۔ کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع بخشا ہے۔ بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں اپنے مقاصد میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں — !

★ — اسی طرح مکرم شکیل احمد صاحب پسر مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب امسال بی۔ اے فائینل۔ مکرم مسعود احمد صاحب ڈار اور جماعتِ احمدیہ یاری پورہ کے متعدد احمدی طالب علم مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے — !

★ — نیز خاکسار کے بہنوئی مکرم عبدالوہاب صاحب میر کا حال ہی میں اپریشن ہوا ہے اسی طرح سیّد نثار احمد صاحب آسنوری کی صحت اکثر ناساز رہتی ہے ہر دو کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار: سیّد رشید آسنوری
حال مقیم علی گڑھ (یو۔ پی)

اداریہ ... بقیہ صفحہ ۲

بہر حال قادیان کا یہ سالانہ جلسہ جس کے ساتھ اسی کی تعداد پوری ہوئی، جہاں دُنیا کے مادی ماحول میں خالص روحانی اجتماع کا شاندار نمونہ تھا وہاں صداقتِ مسیح موعود وصداقتِ احمدیت کا زندہ اور تابندہ ثبوت بنا۔ اور ساتھ کے ساتھ یاتون من کلّ فجّ عمیق کی عظیم الشان پیشگوئی کو ایک بار پھر روزِ روشن کی طرح پورا ہوتے ہوئے ایک دنیا نے مشاہدہ کر لیا — !!

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⁂

تفسیرِ صغیر کا نیا ایڈیشن

جیسا کہ احبابِ جماعت کی خدمت میں بذریعہ اعلان اطلاع دی تھی کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تفسیرِ صغیر کا تازہ ایڈیشن جو زیرِ طبع ہے مہیا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ سو الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تفسیرِ صغیر کا یہ دیدہ زیب ایڈیشن تیار ہوکر قادیان پہنچ گیا۔ سب دوستوں نے اسے بے حد پسند کیا۔ جن دوستوں کی طرف سے اس کا ھدیہ قبل ازیں وصول ہوچکا ہے ان کو بذریعہ ڈاک اس کی مطلوبہ جلدیں بھجوادی جائیں گی۔ اور جن دوستوں کو ضرورت ہو وہ نظارت سے رجوع کریں۔ تفسیرِ صغیر کی خوبی کے بارے میں مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔ احبابِ جماعت اس کی خوبیوں سے خود آگاہ ہیں۔ تفسیرِ صغیر کا ھدیہ اٹھارہ روپے اور ڈاک خرچ معہ پیکنگ چار روپے اگر ریل کے ذریعہ منگوائی جائے تو ڈاک خرچ میں بچت ہوسکتی ہے۔ ہر احمدی گھرانے میں ہر فرد کے لئے اپنا اپنا نسخہ ہونا ضروری ہے۔

ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبار بدر کا چندہ ماہ شہادت ۱۳۵۱ہش (ماہ اپریل ۷۲ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اوّلین فرصت میں ایک سالہ کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہؤا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار مذکور کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

اُمید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرماویں گے ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جارہی ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریدار	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۷۰	مکرم سید غلام مصطفےٰ صاحب	۱۵۲۴	مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب
۱۱۳۰	" جاوید خورشید صاحب	۱۵۵۸	" محمد عبد المجید صاحب
۱۱۳۴	" عبد السلام صاحب لوقی	۱۵۸۶	" نواب علی خان صاحب
۱۱۶۵	" محمد علی لائبریری	۱۵۹۸	" سید منظور احمد صاحب
۱۱۷۱	سنٹرل لائبریری	۱۶۰۰	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب۔
۱۱۹۹	مکرم محمد تقی صاحب	۱۶۲۹	" مولوی عبد الحلیم صاحب
۱۲۰۵	مکرمہ نغی بو صاحبہ	۱۶۳۳	" صوفی عبد الشکور صاحب
۱۲۱۰	ہندوستان پیپر مارٹ۔	۱۶۵۵	" محمد عارف الدین صاحب
۱۳۲۵	مکرم سید نصرت عالم صاحب	۱۶۶۲	" شیخ ناصر احمد صاحب
۱۳۲۸	" شیخ محمد احسن صاحب	۱۶۶۸	" شیخ جبار الدین صاحب
۱۳۶۱	" صدیق امیر علی صاحب	۱۶۶۹	" شہزاد پرویز صاحب۔
۱۳۷۴	نیشنل لائبریری	۱۷۱۶	" سید افتخار حسین صاحب
۱۴۲۲	مکرم اے ۔ سلام صاحب	۱۷۴۹	نیا شو ہوم
۱۴۳۳	" کے۔ محمد کنجو صاحب۔	۱۷۶۶	میسرز آزاد ٹریڈنگ
۱۴۶۴	" ہدایت اللہ خان صاحب	۱۷۷۵	مکرم سید نصرت المجتہدی صاحب
۱۴۹۸	" اے۔ جی۔ کنور صاحب۔	۱۸۰۲	" حافظ عبد الغفار صاحب۔
۱۴۹۹	" اعجاز فاطمہ صاحبہ۔	۱۹۲۸	" محمد مظاہر حسن صاحب۔
۱۵۱۴	" محمود احمد صاحب	۱۹۷۱	" ابرار حسن صاحب
۱۵۲۰	" ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ ساجد صاحب۔	۲۰۰۸	" عبد القادر خان صاحب

درخواستِ دعا: خاکسار امسال ہائر سیکنڈری ایکزام کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے جملہ احباب و بزرگان کی خصوصی دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار: سید بشارت احمد شاہ ینج بہاڑہ (کشمیر)

سہ ماہی رسالہ "مناٹ" کے خریداران کی فوری توجہ کیلئے

سہ ماہی رسالہ "مناٹ" کالیکٹ کے ایسے خریدار حضرات کی خدمت میں جن کا زرِ اشتراک ۲۵ر مارچ تک ختم ہو رہا ہے، بذریعہ اعلان ہذا گزارش ہے کہ وہ اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنا نئے سال کا چندہ مبلغ -/۳ روپے بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر مینیجر کے نام ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ اُمید ہے احباب رسالہ ہذا کی افادیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے حسبِ سابق اس کی سرپرستی کو برقرار رکھیں گے۔ ترسیلِ زر اور انتظامی اُمور سے متعلق خط و کتابت درج ذیل پتہ پر کی جائے:-

سہ ماہی "مناٹ" ویسٹ سلک سٹریٹ کالیکٹ (کیرلہ)

وِلادت

گزشتہ ۲۵ر مئی ۱۹۷۱ء کو میری خالہ زاد بہن اور نند سیدہ مبارکہ بیگم بی۔ اے۔ اہلیہ سید غلام احمد صاحب ربانی ایم۔ ایس سی۔ کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے پہلی لڑکی عنایت کی ہے جس کا نام "امۃ العلیم بشریٰ ربانی" رکھا گیا ہے۔ یہ بچی پیدائش کے وقت سے بہت کمزور اور بیمار تھی۔ بزرگوں کی دعاؤں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اب اس کی صحت میں ترقی ہو رہی ہے۔ تمام بزرگانِ سلسلہ اور درویشوں سے درخواست ہے کہ اس بچی کی مکمل صحت کیلئے اور اس کی درازیٔ عمر، نیک، صالحہ، خادمہ دین اور اپنے جملہ خاندان کیلئے بابرکت ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ یہ بچی مولوی سید عبد القدیر صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کٹک کی پوتی اور مولوی سید کریم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی نواسی ہے۔ اس موقعہ پر خاکسار اعانتِ بدر فنڈ میں معرفت جماعت احمدیہ کلکتہ پانچ روپے ارسال کر رہی ہے۔

خاکسار: سیدہ امۃ الجمیل ناصحہ بیگم اہلیہ سید ظفر احمد صاحب کلکتہ

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

23-1652
23-5222 } فون نمبرز } "AUTOCENTRE" تار کا پتہ